بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آج کل پاکستان میں ایک اصطلاح "نظام مصطفیٰ" کی بڑی عام ہے۔ جو جماعتیں پاکستان میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے درپے ہیں بلا اختلاف مسلک و مذہب فقہی سب اس اصطلاح کو استعمال کر رہی ہیں، ہم نے متعدد ارباب علم سے دریافت کیا "نظام مصطفیٰ" سے مراد کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟ جواب تھا: اسلام، ہم نے کہا تو پھر آپ اسلام ہی کیوں نہیں کہتے؟ اس جدت پسندی کی کیا ضرورت ہے؟ کیا قرآن و حدیث میں، تاریخ میں علم الکلام اور فقہ میں کبھی کسی نے اسلام کے لئے یہ اصطلاح استعمال کی ہے؟ ہمارے اس سوال کا جواب کوئی نہیں دے سکا۔ خندہ زیر لب کے ساتھ سر جھکا کے سب خاموش ہو گئے، ایک زمانہ تھا جب انگریز اسلام کے لئے "محمڈنزم" کا لفظ استعمال کرتے تھے، مسلمانوں نے اس پر سخت اعتراض کیا کہ اسلام کے لفظ میں جو عالمگیری ہے وہ مجروح ہوتی ہے، اسلام دنیا کے تمام پیغمبروں کے لائے ہوئے دین کی ایک نہایت مکمل اور ترقی یافتہ شکل ہے۔ اگر آج یہ سب پیغمبر دنیا میں موجود ہوتے تو ان کا دین وہی ہوتا جسے اسلام کہتے ہیں۔ البتہ یہ دین جس شریعت میں متشکل ہے وہ بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی، بتائی اور سکھائی ہوئی ہے اس بنا پر یہ شریعت شریعت محمدیہ ہے اور اس نام سے اس کو بے تکلف بولا جا سکتا ہے۔ پس معروف و معتبر "اسلام" اور "شریعت محمدیہ" یہی دو اصطلاحیں ہیں اور اپنے مفہوم و مراد پر دلالت کرنے کے لئے نہایت وافی اور کافی ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جس نظام زندگی پر اپنی مہر تصدیق

ورضامندی ثبت کی ہے اور اس کو "ورضیت لکم الاسلام دینا" فرما کر اسلام کا نام دیا گیا ہے، اور جو اس کے ماننے اور پیروی کرنے والے ہیں ان کو مسلمان کہا گیا ہے: "وھو سماکم المسلمین" پھر معلوم نہیں نظام مصطفیٰ" جیسی نئی اصطلاح کی ایجاد کا داعیہ کیا ہوا ؟

شروع شروع میں جب جماعت اسلامی قائم ہوئی تھی تو اس نے بھی نظام حکومت کے لئے "حکومت الہیہ" کی اصطلاح ایجاد کی تھی۔ اور ہم نے اسی زمانہ میں اس کے خلاف لکھا تھا۔ اوس کی بنیاد دو چیزیں تھیں ایک یہ کہ اس میں عیسائیوں کی نقل کی بو آتی ہے۔ اور دوسری یہ کہ خدا کی حکومت کو کس نے چھینا ہے جو آپ اوس کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ بات خود جماعت اسلامی کے ذمہ دار اصحاب کی سمجھ میں آگئی اور انھوں نے اسے ترک کر دیا، اب یہ ایک اور نئی اصطلاح کا چلن شروع ہوا ہے جس میں کچھ اور نہ بھی ہو کم از کم "بدعت" کی بو ضرور آتی ہے اور یہ احساس کمتری کی دلیل ہے جن افراد و اشخاص یا جماعتوں کو اپنی ثقافت، روایات اور اپنے طریق معیشت و معاشرت پر پورا اعتماد ہوتا ہے۔ ان کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ زمانہ کی آب و ہوا اور وقت کی نئی فضا سے مرعوب ہو کر اپنے مذہب کے لئے بھی کسی نئی اصطلاح کا سہارا ڈھونڈیں ۔

پاکستان میں قومی متحدہ محاذ کی نوعیت وہی ہے جو ہندوستان میں جنتا پارٹی کی ہے جنتا پارٹی کا سوا برس کا تجربہ اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ اس قسم کی مختلف الفکر اور مختلف المزاج پارٹیوں کا سنگھٹن کسی منفی مقصد کے لئے تو مفید ہو سکتا ہے

مثبت مقاصد کے لئے ہرگز مفید نہیں ہوتا۔ چنانچہ جنتا پارٹی کا مقصد اندرا گاندھی کو الگ کرنا تھا وہ اوس میں نہایت شاندار طریقہ پر کامیاب ہوگئی۔ اسی طرح پاکستان میں قومی متحدہ محاذ کا نشانہ مسٹر بھٹو تھے۔ محاذ کو اس میں وہ عدیم المثال کامیابی ہوئی ہے۔ کہ حریف کی زندگی کے لالے پڑ گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اب اس کے بعد جب مثبت مقاصد کی تحصیل و تکمیل کی منزل آئیگی تو اوس وقت متحدہ محاذ کی نوعیت کیا رہے گی؟ ہمیں کامل یقین ہے کہ یہ اتحاد قائم نہیں رہ سکتا اور فلسفۂ نفسیات اقوام و ملل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ اسے قائم نہیں رہنا چاہئے جب تعمیر اور تشکیل مقاصد کا وقت آئے گا ہر پارٹی کی کوشش ہوگی کہ وہ اپنے خاص افکار و نظریات کے مطابق تعمیر ملک و قوم کرے۔ اس صورت میں کشمکش ہوگی اور اتحاد کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا، اب سے ایک برس پہلے جب پاکستان میں ملٹری گورنمنٹ قائم ہوئی تھی ہم نے اس اندیشہ کا اظہار کیا تھا، لیکن اب جو واقعات وہاں پیش آرہے ہیں، اون سے اس اندیشہ کی تائید ہو رہی ہے۔

ہندوستان میں تیس برس تک جماعت یعنی کانگریس بر سر اقتدار رہی، لیکن افسوس ہے کہ اس پوری مدت میں پاکستان میں اب تک کوئی ایسی جماعت یا پارٹی پیدا نہیں ہو سکی جس کی دینداری اسلام پسندی امانت و دیانت اور بے غرض جذبہ خدمت ملک و قوم پر پاکستان کی عظیم اکثریت کو اعتماد کلی ہوتا اور وہ پارٹی اس پوزیشن میں ہوتی کہ تنہا الیکشن میں کامیاب ہو کر اپنی گورنمنٹ بناتی یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ پاکستان ایسے مخلص و بے غرض خادمان ملک و قوم سے خالی ہے۔ البتہ اس بات کا جیتنا افسوس

کیا جائے کم ہے کہ پاکستان کے عوام میں اب تک وہ نظر پیدا نہیں ہوئی جس سے وہ کھرے، کھوٹے اور سونے اور پیتل میں امتیاز پیدا کر سکیں۔

اشتہار

خریداران اور ممبران حضرات کو یہ معتبر اطلاع دی جا رہی ہے کہ ماہ جنوری ۱۹۷۵ء سے حلقۂ معاونین عام کا شعبہ ختم کر دیا گیا تھا۔ کچھ پرانے ممبران اور خصوصی تعلقات ہونے کی بنا پر اب تک یہ سلسلہ تھوڑے اضافہ کے ساتھ برابر چلتا رہا۔ پہلے اس قدر دقتیں اور مشکلات نہیں تھیں۔ حالات کی پیچیدگیاں اور کاغذ کی بے پناہ مہنگائی یعنی اقتصادی بحرانی کیفیت کے پیش نظر مراعات کا یہ سلسلہ بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کارکنان ادارہ معذرت پیش کرتے ہیں۔ کم سے کم پچاس روپے کا حلقہ رکھا ہے اس سلسلہ میں استدعا ہے کہ آپ معاونین عام والے حضرات پچاس روپئے والے شعبۂ معاونین کے ممبر بن جائیں اور مزید اپنے حلقۂ احباب میں اس کی سعی فرمائیں۔

عمید الرحمٰن عثمانی

جزل منیجر ندوۃ المصنفین و رسالہ برہان دہلی

اردو بازار جامع مسجد

دہلی ۔ ۶